بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in   محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

غزوۂ بنو قریظہ کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 25 اکتوبر 2025 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بنو قریظہ کے عہد توڑنے پر جنگ احزاب کے بعد اُن کے قلعوں کے محاصرے کئے جارہے تھے۔ تاکہ اُنہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور عہد شکنی کرنے کی سزا دی جائے۔ اس کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس کی مزید تفصیل یوں ہے کہ جب محاصرہ شدید ہو گیا تو بنو قریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر قلعوں سے اُتر آئے۔

محاصرہ کے بارے میں پندرہ، چودہ اور پچیس دن کی مختلف روایات ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تاریخ کی روایات سے اخذ کر کے اس محاصرے کی مدت کم و بیش بیس دن بیان کی ہے۔ اس فیصلے میں حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم بنایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہود کو قید کرنے کے حکم پر ان کو رسیوں سے باندھ دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو علیحدہ کر دیا گیا۔ اُن کے قلعوں سے پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے، پندرہ سو چمڑے کی ڈھالیں اور بہت سے برتن ملے۔ اونٹ اور دیگر جانور بھی پائے گئے جو سب کے سب جمع کر لیے گئے۔ اوس قبیلے کے معززین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بنو قریظہ ہمارے حلیف ہیں۔ آپؐ ان کو ہماری خاطر بخش دیجیے۔ اُن کے اصرار پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ ان کے بارے میں فیصلہ تم میں سے ہی ایک شخص کے حوالے کر دیا جائے؟ اُن کے قبول کرنے پر یہ معاملہ

حضرت سعد بن معاذؓ کے سپرد کر دیا گیا۔ایک دوسری روایت کے مطابق آپؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ میں سے جس کو چاہو اختیار کر لو تو انہوں نے حضرت سعد بن معاذؓ کو اختیار کر لیا۔ حضرت سعدؓ اوس قبیلے کے رئیس تھے اور بنو قریظہ کے حلیف تھے اس لیے اُن کا خیال تھا کہ معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور عرب دستور کے مطابق حضرت سعدؓ اپنے حلیف قبیلہ کے لیے رعایت کریں گے لیکن حضرت سعدؓ کا پاکیزہ اور مخلص دل خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی سب رشتوں اور تعلقات پر مقدم کیے ہوا تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ قبیلہ اوس کے بعض لوگوں نے حضرت سعدؓ سے اصرار کے ساتھ یہ درخواست کی کہ قریظہ ہمارے حلیف ہیں جس طرح خزرج نے اپنے حلیف قبیلہ بنو قینقاع کے ساتھ نرمی کی تھی تم بھی قریظہ سے رعایت کا معاملہ کرنا اور انہیں سخت سزا نہ دینا۔ سعد بن معاذؓ پہلے تو خاموشی کے ساتھ اُن کی باتیں سنتے رہے لیکن اُن کے زیادہ اصرار پر کہا کہ یہ وہ وقت ہے کہ سعد اس وقت حق وانصاف کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کر سکتا۔ یہ جواب سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے دونوں اطراف سے اپنے فیصلے کو قبول کرنے کے عہد و پیمان کے بعد اپنا فیصلہ سُنایا کہ بنو قریظہ کے مقاتل یعنی جنگجو لوگ قتل کر دیے جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ سنا تو بے ساختہ فرمایا:

لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ یعنی تمہارا یہ فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے۔

ان الفاظ سے آپؐ کا یہ مطلب تھا کہ بنو قریظہ کے متعلق اس فیصلہ میں صاف طور پر خدائی تصرف کام کرتے ہوئے نظر آتا ہے اور اس لیے آپؐ کا جذبہ رحم اسے روک نہیں سکتا۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے فیصلے کے بارے میں فرمایا اسی فیصلے کے متعلق مجھے فرشتے نے سحری کے وقت بتایا تھا۔ حضرت سعدؓ کے فیصلے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ذوالحجہ اور ایک روایت کے مطابق ۷ ذوالحجہ بروز جمعرات مدینہ واپس تشریف لائے۔آپؐ کے حکم کے مطابق قیدیوں کو مدینہ میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کے گھر اور عورتوں اور بچوں کو حضرت رملہ بنت حارثؓ کے گھر لایا گیا اور صحابہؓ نے بنو قریظہ کے کھانے

کے لیے ڈھیروں ڈھیر پھل مہیا کیا اور لکھا ہے کہ یہودی لوگ رات بھر پھل نوشی میں مصروف رہے حضرت سعدؓ کے اس فیصلے پر غیر اور اعتراض کرنے والے اور بعض دفعہ لوگ ہمارے نوجوانوں کو بھی یہ کہہ کر زہر آلود کرتے ہیں کہ بنو قریظہ پر آپؐ نے ظلم کیا۔ اس کا ایک بڑا واضح جواب ہے کہ یہ فیصلہ آپؐ نے تو کیا ہی نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ اُن کے حلیف سے کروایا اور اس میں بھی آپؐ سے پختہ عہد لیا۔

اس موقع پر آپؐ نے یہ حسرت بھرے الفاظ فرمائے کہ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَۃٌ مِنَ الْیَہُوْدِ لَاٰمَنَتْ بِیْ الْیَہُوْدُ ۔ یعنی اگر یہود میں سے مجھ پر دس بار سُوخ آدمی بھی ایمان لے آتے تو میں خدا سے امید رکھتا تھا کہ یہ ساری قوم مجھے مان لیتی اور خدائی عذاب سے بچ جاتی۔

دوسرے دن صبح کو حضرت سعد بن معاذؓ کے فیصلے کا اجرا ہونا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قریب ہی ایک جگہ تشریف فرما ہو گئے تا کہ اگر فیصلے کے اجرا کے دوران میں کوئی بات ایسی پیدا ہو جس میں آپؐ کی ہدایت کی ضرورت ہو تو آپؐ بلا توقف ہدایت دے سکیں۔ گو حضرت سعدؓ کے فیصلے کی اپیل عدالتی رنگ میں آپؐ کے سامنے پیش نہیں ہو سکتی تھی مگر ایک بادشاہ یا صدر جمہوریت کی حیثیت میں آپؐ کسی فرد کے متعلق کسی خاص وجہ کی بنا پر رحم کی اپیل ضرور سن سکتے تھے۔

آپؐ نے بتقاضائے رحم یہ بھی حکم صادر فرمایا کہ مجرموں کو ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ قتل کیا جاوے یعنی ایک کے قتل کے وقت دوسرے مجرم پاس نہ ہوں۔ جب حیی بن اخطب رئیس بنو نضیر آیا تو آپؐ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ افسوس نہیں ہے کہ میں نے تمہاری مخالفت کیوں کی لیکن بات یہ ہے کہ جو خدا کو چھوڑتا ہے خدا بھی اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ یہ اُسی کا حکم اور تقدیر ہے۔ اسی طرح کعب بن اسد رئیس قریظہ کو جب میدان قتل میں لایا گیا تو آپؐ نے اُسے اشارتاً مسلمان ہو جانے کی تحریک کی۔ اُس نے کہا اے ابوالقاسم! میں مسلمان تو ہو جاتا مگر لوگ کہیں گے کہ موت سے ڈر گیا ہے۔ پس مجھے یہودی مذہب پر ہی مرنے دو۔

اس غزوہ کے نتیجے میں جمع ہونے والے مال غنیمت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں تقسیم کیا اور بعض عورتوں کو بھی حصہ دیا گیا۔ قیدیوں سے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تاریخی کتب سے بڑی تحقیق کر کے لکھا ہے کہ بعض روایات سے پتا لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نجد کی طرف بھجوا دیا تھا جہاں بعض نجدی قبائل نے ان کا فدیہ ادا کر کے انہیں چھڑا لیا تھا اور اس رقم سے مسلمانوں نے اپنی جنگی ضروریات کے لیے گھوڑے اور ہتھیار خریدے تھے۔ اگر ایسا ہوا ہو تو کوئی بعید نہیں کیونکہ نجدی قبائل اور بنو قریظہ آپس میں حلیف تھے لیکن صحیح روایات سے پتا لگتا ہے کہ یہ قیدی مدینہ میں ہی رہے تھے اور آپؐ نے انہیں حسب دستور مختلف صحابیوں کی نگرانی میں تقسیم فرما دیا تھا۔ ان میں سے بعض نے اپنا فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل کر لی تھی اور بعض کو آپؐ نے یوں ہی بطور احسان کے چھوڑ دیا تھا۔ یہ لوگ بعد میں آہستہ آہستہ بطیب خاطر خود مسلمان ہو گئے۔

اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا حکم دیا جو آپؐ کی وسعت رحمت اور عورتوں کے محسن کے طور پر آبِ زَر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو بھی کوئی عورت تقسیم کی جائے یا فروخت کی جائے اگر اُس کے ساتھ چھوٹا بچہ یا بچی ہو تو اُس کو اُس کی ماں سے الگ نہ کیا جائے جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ اور ایسا ہی اگر دو چھوٹی بہنیں ہوں تو اُنہیں بھی بالغ ہونے تک جدا نہ کیا جائے۔ یہ تھا رحمۃ للعالمین کا عمل اور آپؐ کا عورتوں، قیدیوں اور اپنے مخالفین پر احسان۔ اور آج کل مسلمانوں کا کیا حال ہے کہ اللہ اور رسولؐ کے نام پر لوگوں کو گھروں سے بے گھر کر رہے ہیں، نکال رہے ہیں، قتل کر رہے ہیں اور پھر اس کا نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ مسلمانوں کی اپنی عزت ختم ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو بھی عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔